بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن۔

ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرہ کی ادائیگی

صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ ادا کرنا سنت ہے اور ایک سے زیادہ کرنا مستحب ہے۔ مدینہ منورہ سے آپ ﷺ نے تقریباً چار عمرے کی ادائیگی فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کے متعدد فضائل بیان کئے ہیں، جن میں دو احادیث حسب ذیل ہیں:

☆ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ پے درپے حج وعمرے کیا کرو، بے شک یہ دونوں (یعنی حج وعمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے وچاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ہندوپاک یا ریاض وغیرہ سے مکہ مکرمہ جانے والے حضرات وقت سے فائدہ اٹھا کر ایک سفر میں ایک عمرہ کی ادائیگی کے بعد حسب سہولت دوسرے یا تیسرے عمرہ کی ادائیگی بھی کرتے ہیں۔ مگر بعض حضرات ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرہ کرنے کو یہ کہہ کر منع کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرہ نہیں کیا۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے بار بار عمرہ کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات ذکر کئے گئے۔ نیز عمرہ کی ادائیگی کا کوئی وقت متعین نہیں۔ سال میں پانچ دن جن میں حج ادا ہوتا ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب (بیہقی) میں وارد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں (رات یا دن میں) اور جتنے چاہیں عمرے کریں۔ ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے شرعی دلیل مطلوب ہے، جو ظاہر ہے پورے ذخیرہ حدیث میں موجود نہیں ہے۔ صرف یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، کافی نہیں ہوگا، مثلاً حضور اکرم ﷺ نے رمضان میں عمرہ کی ادائیگی نہیں کی، صرف ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے ایک صحابیہ کی خاص مجبوری سن کر رمضان میں عمرہ کی فضیلت بیان کی تھی، جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں مذکور ہے، مگر جمہور فقہاء وعلماء متفق ہیں کہ ایک عورت کو نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ بیان کی گئی فضیلت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں (مرد وعورت) کے لئے ہے، اگرچہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک میں کوئی عمرہ ادا نہیں کیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارے پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج کے لئے گیا ہے اور ایک اونٹ ہمارے پانی لانے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا رمضان آئے تو عمرہ کرلینا، اس لئے کہ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری۔ ابواب العمرہ۔ عمرہ فی رمضان) صحیح مسلم میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ حج کے برابر ہے، یعنی رمضان میں عمرہ کی ادائیگی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حج کی ادائیگی کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فضل العمرۃ فی رمضان)

﴿وضاحت﴾ جس طرح کوئی شخص ہر سال رمضان میں عمرہ کی ادائیگی کا اہتمام کرسکتا ہے، اسی طرح ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرہ بھی کرسکتا ہے، ہاں عمرہ زیادہ کرنے کے بجائے طواف زیادہ کرنا افضل اور بہتر ہے۔ جو حضرات ایک سے زیادہ عمرہ کرتے ہیں، ہر بار سر پر استرہ یا مشین پھروادیں یا بالوں کو کٹوالیں۔ ایک سے زیادہ عمرہ کرنے کے لئے احرام کے کپڑوں کو دھونا یا تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ایک مرتبہ عمرہ کی ادائیگی کے بعد دوسرے عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ والوں کی طرح حرم سے باہر حل میں جانا ہوگا۔ حل میں مسجد حرام سے سب سے زیادہ قریب جگہ تنعیم ہے جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اپنے حج کی ادائیگی کے بعد عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے گئی تھیں۔ اب اس جگہ پر مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)